

الجامع الفريد

﴿مسائل الجاهلية﴾

مؤلفات

مجدد الدعوة الإسلامية شيخ الإسلام

الإمام محمد بن عبد الوهاب (الشمسي)

٥١١١٥ ————— ٥١٢٠٦

أردو ترجمہ

عطاء اللہ ثاقب

من إصدارات

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

Islamic Propagation Office in Rabvah

P.O.Box:29465 Riyadh 11457 Tel:4454900-4916065

FAX:4970126 E-Mail:rabwah@islamhouse.com

<http://www.islamhouse.com>

﴿.....جملہ حقوق محفوظ ہیں.....﴾

طبع اول: 2006/1427

اور حق حاصل ہے کہ اگر کوئی اس مضمون سے استفادہ چاہے تو بطور امانت اصل
مسودے میں بغیر تبدیلی و تغیر کے حاصل کر سکتا ہے (واللہ الموفق)
اگر آپ کوئی سوال، تصحیح یا اپنے مفید مشوروں سے نوازا نا چاہیں تو ہمارا ای۔میل
ایڈریس مندرجہ ذیل ہے:

www.islamhouse.com

C:\Documents
and
istrator\Desktop
not found.

المكتب التعاونی للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

ٹیلیفون: 4916065 - 4454900
ایڈریس: www.islamhouse.com

الطبعة الاولى : 2006/1427

جميع الحقوق محفوظة لموقع

ويحق لمن يشاء اخذ ما يريد من هذه المادة بشرط الامانة في النقل

وعدم تغيير في النص المنقول . والله الموفق

اذا كان لديك اى سوال أو اقتراح أو تصحيح يرجى مراسلتنا من

الموقع التالى :

www.islamhouse.com

C:\Documents
and
strator\Desktop
not found.

المكتب التعاونى للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف: 4454900 - 4916065

عنوان الموقع: www.islamhouse.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 0

مسائل الجاهلية

مؤلفات

مجدد الدعوة الإسلامية شيخ الإسلام

الإمام محمد بن عبد الوهاب (النسبي)

٥١١١٥ ————— ٥١٢٠٦

أردو ترجمہ

عطاء اللہ ثاقب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَانَجَاةِ الْاَبِه

وبعد :

ہر مسلمان کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ مومن اور مشرک کے درمیان حد فاصل صرف کلمہء توحید لالہ الالہ محمد رسول اللہ ہے۔ شریعت اسلامیہ اسی کلمہ توحید کی تشریح اور تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں کچھ اعمال بجالانے کو فرض قرار دیا وہاں کچھ ایسے افعال کا تذکرہ بھی فرمایا جن پر اعتقاد رکھنے اور عمل کرنے سے بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ذرہ برابر وقعت نہیں رکھتا۔ ربّ کریم نے مختلف اوقات میں جن امور سے اپنے بندوں کو مجتنب رہنے کی ہدایت فرمائی وہ قرآن میں مختلف مقامات پر درج ہیں _____ اور کچھ امور ایسے ہیں جن کی حرمت کا تذکرہ ربّ کریم نے رحمت عالم ﷺ کی زبان مبارک سے بھی کر یا، جن کا تذکرہ کتب حدیث میں موجود ہے۔

مجدد الدعوة الاسلامیة شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب امطرہ اللہ غیث رحمة وانزلہ ، منزلة الصّدّیقین فی فسیح جنّة نے ان سب کو یکجا جمع کر دیا جو کتابی صورت میں مسائل الجاہلیہ کے نام سے لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔ راقم الحروف نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے اُردو زبان میں منتقل کر دیا ہے تاکہ اُردو ان طبقہ بھی مسائل کو سمجھ اور اپنے عمل و کردار میں سمو کر اپنے اعمال صالحہ کی حفاظت کر سکے۔ دُعاء ہے ربّ کریم میری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرمائے ہوئے نجات اُخروی کا ذریعہ بنائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز .

عطا اللہ شاہ قتب
(۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

درج ذیل ۱۲۳ مسائل ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین عرب کے درمیان تنازعہ فیہ تھے اور آنحضرت ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور یہ ایسے اصولی مسائل ہیں کہ جن کا ہر مسلمان کے علم میں آنا ضروری ہی نہیں بلکہ کوئی مسلمان ان سے صرف نظر نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں اور اسلام میں بعد المشرقین ہے۔ سب سے اہم اور خطرناک بات یہ ہے کہ جو دل شریعت محمدیہ کے متعلق ایمان کی دولت سے خالی ہو اور اس عدم ایمان کے ساتھ ان مسائل کو استحسان کی نگاہ سے بھی دیکھے تو پھر اس کی شقادت و بدبختی کی کوئی انتہا نہیں، والعیاذ باللہ۔ جیسا کہ ارشادِ الہی ہے:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ﴾ [العنکبوت: ۲۵]

”جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا تعالیٰ سے انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔“

۱ شرک:-

اہل جاہلیت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس سے دُعا کرتے وقت صالحین کو اس میں شریک کر لیا کرتے تھے بایں معنی کہ یہ صالحین اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے۔ اس شرکیہ عقیدہ کی قرآن کریم یوں وضاحت کرتا ہے:

﴿وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ

شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [یونس: ۱۸]

”اور یہ لوگ اللہ (کی توحید) کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو ان کو تکلیف پہنچا سکتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔“

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ﴾

ترجمہ : اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پڑھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا مقرب بنادیں۔

یہی وہ اہم اور عظیم مسئلہ ہے جس میں رسول مکرم ﷺ نے انکی مخالفت کی اور اخلاص عمل کا درس دیا اور بتایا کہ یہی وہ دین الہی ہے جس کی تبلیغ کی لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور یہ کہ وہ خالص عمل ہی کو شرف قبولیت بخشا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ جو شخص وہ اعمال کرے گا جن کو مشرکین استحسان کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس کا بہشت میں داخلہ حرام اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

یہی وہ اہم مسئلہ ہے جس سے مسلمان اور کافر میں فرق ہوتا ہے اور یہیں سے محبت اور عداوت کی راہیں الگ ہوتی ہیں اور یہیں سے جہاد کی ابتداء ہوتی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [الانفال: ۳۹]

”اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔“

۲ فرقہ بندی:-

دین و دنیا میں اہل جاہلیت کی راہیں الگ الگ تھیں اور اسی کو درست اور صحیح سمجھتے تھے۔ رب کریم ان کے افراق کو یوں آشکار کرتا ہے کہ:

﴿كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ [المومنون: ۵۳]

”جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اسی سے خوش ہو رہا ہے۔“

چنانچہ اللہ تعالیٰ دین میں اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ

وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا

فِيهِ﴾ [الشورى: ۱۳]

”اُس نے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے) کا نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جس

کی (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ

کو حکم دیا گیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔“

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾

[الاعراف:]

”جن لوگوں نے اپنے دین میں (بہت سے) راستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے ان سے تم

کو کچھ کام نہیں۔“

رب کریم ان مشرکین کی مشابہت سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ﴾

[آل عمران: ۱۰۵]

”ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکامِ بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے

(خلاف و) اختلاف کرنے لگے۔“

دین میں فرقہ بندی کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ [آل عمران: ۱۰۳]

ترجمہ: اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رستی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔

۳۔ بغاوت

مشرکین، حاکم وقت کی مخالفت اور عدم اطاعت کو اپنے لئے بہت بڑی خوبی اور اطاعت و فرمانبرداری کو ذلت و رسوائی سمجھتے تھے، لیکن رحمت اللعلمین ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور حکم دیا کہ اگر حاکم وقت ظلم کرے تو بھی اس پر صبر کیا جائے اور اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے اسے نصیحت کی جائے۔ صحیحین کی روایت کے مطابق مندرجہ بالا تینوں امور کو رسول مکرم ﷺ نے ایک ہی حدیث میں جمع کر دیا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

”ان الله ير ضى لكم ثلاثا“.

”خدا تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہے:

(۱) ان لا تعبدوا الا الله ولا تشركوا به شيئا،

خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

(۲) وان تعصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رستی کو مضبوط پکڑے رہو اور متفرق نہ ہو۔

(۳) وان تناصحو من ولا الله امر کم °

اور حاکم وقت کو نصیحت کرتے رہو۔

مندرجہ بالا تینوں امور سے جب تک لوگ بچتے رہے امن و سکون سے زندگی بسر کرتے رہے اور جب ان گناہوں میں ملوث ہوئے تو جہاں ان کا دین برباد ہوا وہاں دنیاوی امور میں بھی ترقی کی راہیں بند ہو گئیں۔

۴۔ تقلید

مشرکین نے اپنے مذہب کے کئی ایک اصول بنا رکھے تھے جن میں سرفہرست تقلید تھی۔ مشرکین عالم کا سب سے بڑا اور اہم قاعدہ اپنے پیش رو صلحاء کی تقلید کرنا تھا۔ ان کے اسی عقیدہ بد کی قرآن کریم یوں وضاحت کرتا ہے کہ:

﴿وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا

وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ﴾ [الزخرف: ۲۳]

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم تم بقدم ان کے پیچھے چلتے ہیں۔
﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا

أَوْ لَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ﴾ [لقمان: ۲۱]

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگر شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (تب بھی) رب کریم ترک تقلید پر ان کو یوں متنبہ فرماتا ہے کہ:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَعْظُمُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُونَ

مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ﴾ [سبا: ۴۶]

”کہہ دو کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو، رفیق کو جنون نہیں ہے۔“

﴿اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ طَقِيلًا مَّا

تَذَكَّرُونَ﴾ [الاعراف: ۳]

ترجمہ: (لوگو) جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو (اور) تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

۵۔ جمہوریت کا بُت :-

مشرکین کا ایک اہم اصول یہ بھی تھا کہ وہ اپنی کثرت پر نازاں تھے۔ کسی چیز کے صحیح یا غلط ہونے کو وہ قَلَّتْ و کثرت کے ترازو میں تولتا کرتے تھے۔ رب کریم نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس معیار کو غلط اور لچر قرار دیا ہے۔

۶۔

اہل جاہلیت اپنے آباؤ اجداد کے طرز زندگی کو بطور حُجَّت پیش کیا کرتے تھے۔ رب کریم ان کے اس عقیدے کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ﴾ [طہ: ۵۱]

”اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا“۔

﴿مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَاءِنَا الْأُولَىٰ﴾

”ہم نے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی نہیں سنی تھی“۔

۷۔ ملوک اور صاحبِ ثروت

مشرکین اپنے حق میں ان افراد کو بھی بطور استدلال پیش کرتے تھے جنہیں ذہنی اور عملی صلاحیتیں حاصل تھیں اور ان لوگوں کو بھی اپنا پیشوا سمجھتے تھے جو یا تو بادشاہ تھے یا جن کے پاس مال و دولت کی فراوانی تھی اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔

ربّ ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا أَنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ﴾

”اور ہم نے ان کو ایسے مقدور دیے تھے جو تم لوگوں کو نہیں دیے۔“

﴿وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا

كَفَرُوا فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾

ترجمہ: اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب ان کے پاس آئی تو اس سے کافر ہو گئے پس کافروں پر خدا کی لعنت۔

﴿يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ﴾

ترجمہ: وہ ان (آنحضرت ﷺ) کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

۸۔ غرباء و مساکین سے بے التفاتی

مشرکین کی یہ بھی ایک عادت بد تھی کہ وہ کسی چیز کے غلط ہونے کیلئے یہ کہتے کہ اس کو تسلیم کرنے والے کمزور اور غریب لوگ ہیں۔

قرآن کریم نے ان کی اس عادت بد سے یوں پردہ اٹھایا ہے:

﴿قَالُوا آؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ﴾ [الشعراء: ۱۱۱]

”وہ بولے کہ کیا ہم تم کو مان لیں اور تمہارے پیرو تو رذیل لوگ ہوئے ہیں۔“

﴿أَهْوَلَاءَ مَنَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا﴾ [الانعام: ۵۳]
 ”کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے۔“
 اللہ تعالیٰ اس عادتِ بد کی تردید فرماتا ہے:
 ﴿الَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾
 ”بھلا خدا شکر کرنے والوں سے واقف نہیں؟“۔

۹۔ علماءِ سوء کی قیادت

اہلِ جاہلیت اور مشرکینِ فاسق و فاجر اور علماءِ سُوء کو اپنا رہبر و راہنما سمجھا کرتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی یوں راہنمائی فرمائی کہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَا كُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيُصَدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ [التوبة: ۳۴]
 ”مومنو! بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور راہِ خدا سے روکتے ہیں۔“
 مشرکین کو ڈانٹ پلاتے ہوئے فرمایا کہ:

﴿لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ
 وَأَصْلُوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ﴾ [المائدة: ۷۷]
 ”کہو کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو جو (خود) پہلے گمراہ ہوئے اور اور بھی اکثر لوگوں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔“

۱۰۔ قَلَّتِ فِہم:۔

مشرکین دین حق کو اس لئے بھی تسلیم نہ کرتے تھے کہ اس کو ان لوگوں نے مانا ہے جو فہم و فراست سے عاری ہیں اور قوتِ حافظہ سے محروم ہیں۔ قرآن کریم ان کی اس کج روی کو یوں واضح کرتا ہے:

﴿وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا بِادِّى الرَّأى﴾ [ہود: ۱۷]

”اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم ادنیٰ درجے کے ہیں اور وہ بھی رائے ظاہر سے۔“

۱۱۔ قیاسِ فاسد:۔

مشرکین کے ہاں غلط قیاس سے استدلال کا عام رواج تھا جیسے کہ:

﴿إِن أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا﴾ [ابراہیم: ۱۰]

”تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو۔“

۱۲۔ قیاسِ صحیح سے انکار:۔

قیاس صحیح کا انکار کرنا بھی مشرکین کی عادت تھی۔ قیاسِ فاسد سے استدلال اور قیاسِ صحیح سے انکار کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ان دونوں میں وجہ امتیاز کو نہ سمجھا۔

۱۳۔ غلو:۔

اہل جاہلیت کا اپنے علماء اور صالحین اُمت کی تعظیم و تکریم میں مبالغہ اور ان کی شان میں غلو کرنا ان کا عام شیوہ تھا۔ ربِّ کریم نے مبالغہ آرائی سے یوں روکا ہے:

﴿يَا هَلْ الْكُتُبَ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ الْإِلَاحَ﴾ [النساء: ۱۷۱]

”اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے نا بڑھو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔“

۱۴۔ نفی واثبات:-

مشرکین کے مندرجہ بالا (۱۳) افعال بد کی بنیاد ایک اصول پر مبنی تھی اور وہ تھا نفی واثبات۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت سے اعراض کرنا اور اپنے ظن و تخمین کی پیروی۔

۱۵۔ ہٹ دھرمی:-

مشرکین جاہلیت کی خوئے بد ایک یہ بھی تھی کہ وہ احکام الہیہ کو یہ کہہ کر مسترد کر دیتے کہ یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں جیسے:

﴿وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ﴾ [البقرة: ۸۸]

”اور کہتے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں۔“

﴿يَشْعِبُ مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ﴾ [هود: ۹۱]

”اے شعیب! تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔“

اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا قرار دیا اور فرمایا کہ ان کی یہ ہٹ دھرمی ان کے کفر اور ان کے دلوں پر مہر لگ جانے کی وجہ سے تھی۔

۱۶۔

کتب سادی کے بدلے کتب جادو پر عمل کرنا بھی مشرکین کی عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو

یوں ذکر فرمایا ہے کہ:

﴿نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَانَهُمْ لَا

يَعْلَمُونَ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مَلِكِ سُلَيْمَانَ ج ﴿البقرة: ۱۰۱-۱۰۲﴾

”جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔ اور سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔“

۱۷۔

مشرکین کا ایک کفریہ اصول یہ بھی تھا کہ وہ اپنے کفریہ اور مشرکانہ افعال کو انبیاء کی طرف منسوب کر دیتے تھے، جیسا رب کریم، انبیاء کرام کی برأت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا﴾ [البقرة: ۱۰۲]

”اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے۔“

”وما كان ابراهيم يهودياً ولا نصرانياً ولكن كان حنيفاً مسلماً ط وما كان

من المشركين °“ . [آل عمران: ۲۷]

”ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی، بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک خدا کے ہو رہے تھے اور

اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔“

۱۸۔ نسبت میں تناقض

مشرکین کی ایک یہ بھی دوڑنی اور منافقت تھی کہ وہ اپنے آپ کو حضرت ابراہیم کی طرف منسوب

کرتے اور کہتے کہ ہم ابراہیمی ہیں لیکن آپ کہ اتباع سے بھی روگردانی کرتے۔

۱۹۔ عیب جوئی

مشرکین عرب بعض صوفیاء کے قبیح اعمال کی وجہ سے صلحا سے امت پر عیب جوئی اور طعنہ زنی سے بھی باز نہیں آتے تھے جیسے یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ پر الزام لگایا اور عیسائیوں نے یہودیوں سمیت رحمتِ دو عالم ﷺ کی طرف مجنون وغیرہ ہونے کی نسبت کی۔ العیاذ باللہ۔

۲۰۔ کہانت کو کرامت سمجھنا

مشرکین عرب، جادوگر اور کاہن کی شعبہ بازی کو صلحا کرامت کی طرف منسوب کیا کرتے تھے اور طرفہ یہ کہ بعض اوقات اس شعبہ بازی کو انبیاء کرامؑ کی طرف منسوب کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے، جیسے حضرت سلمانؓ کی طرف جادو کو منسوب کرنا۔

۱۲۔

مشرکین کی عبادت سیٹی اور تالی بجانے پر موقوف تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس قبیح حرکت کو یوں بیان فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ط﴾ [الانفال: ۳۰]

”اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔“

۲۲۔

مشرکین نے اپنا دین صرف کھیل کو داور تماشے کو بنا رکھا تھا۔

۲۳۔

مشرکین کو دنیاوی عیش و عشرت نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور مال و متاع کی اس فراوانی سے وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم پر راضی ہے۔ ربِّ کریم ان کے اس گمانِ باطل کو یوں بیان فرماتا ہے کہ:

﴿وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ﴾ [سبا: ۳۵]

”اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم بہت سامال اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا۔“

۲۴۔

کمزور اور مساکین لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں پہل کی اس لئے مشرکین نے تکبر اور خود غرضی کی وجہ سے قبولِ حق سے انکار کیا۔ چنانچہ مسکین مسلمانوں کی توقیر کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے یوں مخاطب ہوتا ہے کہ:

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾

[الانعام: ۵۶]

”اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔“

۲۵۔

مشرکین کے نزدیک احکامِ الہیہ کے غلط ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان کو تسلیم کرنے والے کمزور افراد تھے۔ مشرکین کا یہ غلط استدلال قرآن کریم نے خود نقل کیا ہے کہ:

﴿لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ﴾ [الاحقاف: ۱۱]

ترجمہ: اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کہ طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے۔

۲۶۔ تحریف

کتاب الہیہ پر غور و فکر اور انہیں صحیح سمجھنے کے بعد ان میں تحریف کرنا مشرکین کا محبوب مشغلہ تھا۔

۲۷۔ غلط لٹریچر کی اشاعت

مشرکین عالم کا ایک مشغلہ یہ بھی تھا کہ وہ غلط اور بیہودہ کتب لکھتے اور پھر نہایت ڈھٹائی سے یہ کہتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔

رَبِّ کریم ان کی اس بے ہودگی کو یوں واضح فرماتا ہے کہ:

﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الخ﴾

[البقرة: ۷۹]

”پس ان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ہے۔“

۲۸۔

مشرکین عرب ان ہی مسائل کو صحیح سمجھتے جو ان کے گروہ کے مذہب و عقائد کے مطابق ہوتے تھے، جیسے ان کا یہ کہنا کہ:

﴿نُؤْمِنُ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا وَنُكْفِرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ﴾ [البقرة: ۹۱]

”ہم تو (صرف) اس کتاب پر ایمان لادیں گے جو ہم پر نازل کی گئی ہے اور جتنی اس کے علاوہ ہیں ان سب کا انکار کرتے ہیں۔“

۲۹۔

مشرکین عالم کی ایک خصلتِ رذیلہ یہ بھی تھی کہ وہ اپنے ہی گروہ کے اصحابِ عقل و دانش کی صحیح باتوں کو سمجھنے کی کوشش نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اسی خصلت سے متنبہ فرماتا ہے کہ:

﴿فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ [البقرة]

”اگر تم صاحبِ ایمان ہوتے تو خدا کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے۔“

۳۰۔ افتراق

عجائباتِ قدرت میں سے ایک یہ ہے کہ مشرکینِ جاہلیت نے ربِ کریم کی وصیت، اتحاد و اتفاق کو ترک کر دیا اور افتراق و اختلاف کے مرتکب ہوئے تو ہر گروہ اپنے کردار پر نازاں و فرحاں تھا۔

۳۱۔ اپنے ہی مسلک کی مخالفت کرنا

یہ بات بھی نشاناتِ قدرت کا عجوبہ ہے کہ مشرکینِ عرب جس دین و مذہب کی طرف اپنے اپنے کو منسوب کرتے تھے اسی دین سے بے پناہ بغض و اعداوت رکھتے اور کفار اور انکے دین و مذہب سے انتہائی محبت و اُلفت رکھتے تھے جو ان کے اور ان کے نبی کے جانی دشمن تھے، جیسا کہ مشرکین کا معاملہ رحمتِ دو عالم ﷺ کے ساتھ تھا۔

آنحضرت ﷺ نے جب حضرت موسیٰؑ کے دین سے انہیں روشناس کرایا تو انہوں نے کُتِبِ جادو کو اپنایا جو سراسر فرعون اور اس کی ذریت کا ورثہ تھیں۔

۳۲۔ انکارِ حق

مشرکین کا حق و صداقت سے انکار کرنا جب کہ وہ ایسے شخص کے پاس ہوتا جس کو وہ کمزور سمجھتے تھے۔
قرآن کریم ان کی اس خصلت کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ ۖ وَقَالَتِ النَّصْرَىٰ لَيْسَتِ

الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ ۗ﴾ [البقرة: ۱۱۳]

”یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پر نہیں، اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں۔“

۳۳۔

مشرکین کا ان اعمال سے انکار کرنا جن کو وہ اپنے دین کی بنیاد قرار دیتے تھے، جیسے بیت اللہ کا حج۔
اللہ تعالیٰ ان کی اس روش کو حماقت قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

﴿وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ﴾ [البقرة: ۱۳۰]

ترجمہ: اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔

۳۴۔

مشرکین عالم کی گروہ بندی کی مسابقت میں ہر فرقہ صرف اپنے ہی گروہ کو نجات دہندہ سمجھتا تھا۔ ربّ کریم
نے ان کی تکذیب کی اور فرمایا کہ:

﴿هَا تُوِّبُوا بِرُهَا نَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

”اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔“

اور پھر صحیح اور صراطِ مستقیم کی نشاندہی فرمائی کہ:

﴿بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۗ﴾ [البقرة: ۱۱۲]

”ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن جھکا دے اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے۔“

۳۵۔

مشرکین کے ہاں برہنگی کو بہترین عبادت سمجھا جاتا تھا جیسے:

﴿وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرْنَا بِهَآءِ﴾ [الاعراف: ۲۸]

”اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہم کو یہی بتایا ہے۔“

۳۶۔

مشرکین کے ہاں حرام کو حلال قرار دینا بہترین اطاعت خیال کیا جاتا تھا، جیسے شرک کو عبادت سے تعبیر کیا کرتے تھے۔

۳۷۔

مشرکین عالم کے یہاں علماء اور پیروں کو اللہ تعالیٰ کے سوارب اور مشکل کشاء سمجھنا بھی ایک عبادت سمجھا جاتا تھا۔

۳۸۔ الحاد

مشرکین صفات الہیہ میں الحاد کے بھی مرتکب ہوئے تھے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

﴿وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْلَمُونَ﴾ [فصلت: ۲۲]

ترجمہ: تم یہ خیال کرتے تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں۔

۳۹۔

مشرکین کا اسمائے الہیہ میں الحاد کرنا جیسے:

﴿وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ﴾ [الرعد: ۳۰]

﴿اور یہ لوگ رحمن کو نہیں مانتے﴾

۴۰۔

مشرکین عرب تعطیل کے بھی قائل تھے جیسے آل فرعون کا قول۔

۴۱۔

مشرکین نقائص کی نسبت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کیا کرتے تھے۔

۴۲۔

مشرکین کا اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں شرک کرنا جیسے مجوس کا قول تھا۔

۴۳۔

تقدیر کا انکار کرنا۔

۱۔ صفاتِ باری تعالیٰ کا انکار کرنے والوں کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ بیکار ہے کیونکہ اس نے اپنی تمام صفات اپنے برگزیدہ بندوں میں تقسیم کر دی ہیں۔ العیاذ باللہ۔
(مترجم)

۴۴۔

اللہ تعالیٰ کے خلاف حُجّت قائم کرنا۔

۴۵۔

تقدیر الہی کا سہارا لے کر شریعت کے خلاف کرنا۔

۴۶۔

زمانے کو گالی دینا، جیسے مشرکین کہا کرتے تھے

﴿وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا اللَّهُ هُرُ﴾ [الجاثیة: ۲۴]

”اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے۔“

۴۷۔

اللہ تعالیٰ کے انعامات کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا۔ جیسے کہ:

﴿يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يَنْكُرُونَهَا﴾ [النحل: ۸۳]
 ”یہ خدا کی نعمتوں سے واقف ہیں مگر ان سے انکار کرتے ہیں۔“

۴۸۔

اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنا۔

۴۹۔

بعض آیاتِ خداوندی کا انکار۔

۵۰۔

مشرکین کا یہ کہنا تھا کہ:

﴿مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ﴾
 ”خدا نے انسان پر کچھ بھی نازل نہیں کیا۔“

۵۱۔

مشرکین کا قرآنِ کریم کے بارے میں یہ کہنا کہ:

﴿إِن هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ﴾ [المدثر: ۲۰]
 ”یہ بشر کا کلام ہے۔“

۵۲۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت میں عیب نکالنا۔

۵۳۔

ظاہری اور باطنی حیلوں اور بہانوں سے کام لینا۔ تاکہ انبیاء کرامؑ کے لائے ہوئے دین الہی کا خاتمہ ہو۔
جیسے کہ:

وَمَكْرُؤًا وَّمَكْرًا لِلَّهِ ط

ترجمہ: ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر فرمائی۔

(آل عمران--۵۳)

﴿وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَيَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهُ

النَّهَارِ وَانكُفِرُوا الْآخِرَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ [آل عمران: ۷۴]

ترجمہ: اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ برگشتہ ہو جائیں۔

۵۴۔

اس نیت سے حق کا اقرار کرنا کہ اس کی تردید کا ذریعہ معلوم ہو جائے۔

۵۵۔ تعصب مذہبی

مذہبی تعصب سے کام لینا بھی مشرکین کا عام دستور تھا جیسے:

﴿وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبَعَ دِينَكُمْ﴾ [آل عمران: ۷۴]
 ”اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور کے قائل نہ ہونا“۔

-۵۶-

اسلام کے اتباع کو شرک قرار دینا بھی مشرکین کی عام رسم تھی جیسے:

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا
 عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾

”کسی آدمی کو شایان نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے
 کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ“۔

-۵۷-

کتب الہیہ میں تحریف کرنا مشرکین کی عبادتِ ثانیہ تھی۔

-۵۸-

اہل حق کو بے دین اور ذلیل وغیرہ القاب سے پکارنا۔

-۵۹-

رَبِّ کریم کی ذات پاک پر کذب و افتراء باندھنا۔

-۶۰

مشرکین جب دلائل کے سامنے مغلوب اور شکست کھا جاتے تو پھر ملوک اور سلاطین کے ہاں شکوہ شکایت لے جاتے تھے جیسے:

﴿اتَذِرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ﴾ [الاعراف: ۱۲۷]

ترجمہ: کیا آپ موسیٰ اور ان کی قوم کو یونہی رہنے دیں گے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں؟

-۶۱

اہل اسلام کو مفسد ہونے کا عیب لگانا بھی مشرکین کی نصلتِ بدتھی جیسے مسئلہ ۶۰ میں ذکر ہوا ہے۔

-۶۲

اہل اسلام پر یہ بھی الزام لگانا کہ وہ شاہی دین میں نقص نکالتے ہیں جیسے:

﴿وَيَذُرْكَ وَالْهَاتِكِ﴾ [الاعراف: ۱۲۷]

”اور آپ کو، آپ کے معبودوں کو ترک کیے رہیں۔“

فرعون نے اہل وطن سے کہا کہ:

﴿أَنْسَىٰ أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ﴾ [المومن: ۲۶]

ترجمہ: مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو نہ بدل دے۔

-۶۳

مشرکین کی اہل اسلام پر تہمت بھی تھی کہ وہ شاہی معبودوں میں نقص نکالتے ہیں جیسے کہ مسئلہ ۶۲

میں ذکر ہوا۔

-۶۴

اہل اسلام پر مشرکین کا یہ بھی بہتان تھا کہ وہ دین میں رد و بدل کر دیں گے جیسے:

﴿إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ﴾ [المؤمن--۲۶]

ترجمہ: مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو بدل نہ دے یا ملک میں فساد نہ پیدا کر دے۔

-۶۵

اہل اسلام پر ایک یہ الزام بھی تھا کہ وہ بادشاہ کی عیب جوئی کرتے ہیں، قرآن مجید کا لفظ ”وینذرک“ اسی معنی کو واضح کرتا ہے۔

-۶۶ ترکِ حق

مشرکین کے دین میں جو باتیں حق ہوتیں ان پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے جیسے نؤمنہ بما أنزل علینا۔ لیکن درحقیقت وہ انہیں چھوڑ چکے ہوتے۔

-۶۷ افراط

مشرکین، عبادات میں اضافہ کر لینا باعثِ شرف خیال کرتے تھے جیسے کہ محرم کی دس تاریخ (میں روزہ رکھنا وغیرہ)۔

۶۸۔ تفریط

مشرکین عبادات میں کمی کرنے کے بھی عادی تھے جیسے میدانِ عرفات میں ترکِ وقوف۔

۶۹۔ ترکِ واجب

پرہیزگاری کی آڑ میں واجبات کا ترک کرنا بھی مشرکین میں عام تھا۔

۷۰۔

پاکیزہ رزق کو ترک کرنا بھی مشرکین کی بہترین عبادت تھی۔

۷۱۔

رَبِّ کریم کا عطا کردہ خوبصورت لباس استعمال نہ کرنا بھی مشرکین کی عبادت تھی۔

۷۲۔

لوگوں کو گمراہی کی طرف دعوت دینا مشرکین کا خاص مشغلہ تھا۔

۷۳۔

مشرکین عرب اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو ضرور کرتے تھے لیکن درحقیقت شریعت کو ترک کر چکے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان سے اطاعت کو یوں مطالبہ کیا کہ:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ﴾ [آل عمران: ۳۱]

آپ یوں فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

۷۴۔

دیدہ دانستہ کفر کی طرف لوگوں کو دعوت دینا عام تھا۔

۷۵۔

مکروہ فریب اور خطرناک سازشیں کرنا مشرکین عرب کا دن رات کا کھیل تھا جیسے قوم نوح کی عادت تھی۔

۷۶۔

مشرکین عرب کی قیادت یا تو علمائے سو کے ہاتھ میں تھی اور یا جاہل صوفیاء کے قبضہ میں، قرآن مجید اس کی یوں وضاحت کرتا ہے:

﴿وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ يَحَرُّ فَوْنَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ

وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: ۷۵]

”ان میں سے کچھ لوگ کلام اللہ کو سنتے، پھر اے سمجھ لینے کے بعد اسکو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں۔“

۷۷۔

بے بنیاد اور جھوٹی آرزوں میں مبتلا ہونا بھی مشرکین میں عام تھا جیسے:

﴿وَقَالُوا لَنْ نَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيًّا مَا مَعْدُودَةٌ﴾

”اور کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھوہی نہیں سکے گی۔“

(البقرة: ۸۰)

دخولِ جنت کی خوش فہمی میں یوں گرفتار تھے۔

﴿لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرِيًّا﴾

ترجمہ: کی یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جانے کا۔

-۷۸-

انبیاء کرام اور صالحین اُمت کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لینا مشرکین کا بدترین فعل تھا۔

-۷۹-

آثارِ انبیاء کرام کو عبادت گاہ بنانا بھی جاہلیت کا عام شیوہ تھا، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے۔

-۸۰-

قبروں پر چراغاں کرنا بھی مشرکین کی بد عملی تھی۔

-۸۱-

قبروں پر میلہ لگانا اور عرس کرنا بھی اہل جاہلیت کا دستور تھا۔

-۸۲-

قبروں کے پاس جانور ذبح کرنا بھی مشرکین کی اہم عبادت تھی۔

-۸۳

بزرگوں کے آثار سے تبرک حاصل کرنا بھی اہل جاہلیت کی خُتھی۔ جیسے دارالندوة اور اس کے منتظمین۔
حکم بن حزام، جو دارالندوة کے منتظمین میں سے تھا، کو ایک دفعہ کہا گیا کہ:

بعث مکرمۃ قریش

لوگوں نے قریش کے معزز و شریف شخص کو بھیجا ہے۔

حکم بن حزام نے جواباً کہا کہ:

ذهب المکارم الا التقویٰ

شرافتیں ختم ہو گئی صرف تقویٰ باقی ہے۔

-۸۴

خاندانی شرافت پر فخر کرنا۔

-۸۵

نسب اور رشتہ میں عیب لگانا۔

-۸۶

ستاروں کی مختلف منزلوں سے بارش برسنے کا عقیدہ رکھنا۔

-۸۷

نوح اور بین کرنا۔

۸۸۔

اپنے نسب پر فخر کرنا مشرکین کی بہت بڑی فضیلت تھی چنانچہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر اس کی تردید کی گئی ہے۔

۸۹۔

صحیح بات پر فخر کرنا بھی مشرکین اپنی بہت بڑی فضیلت خیال کرتے تھے لیکن اسلام نے فخر کو ممنوع قرار دے دیا۔

۹۰۔

مشرکین کا سب سے اہم اور ضروری کام اپنے فرقہ کے فرد سے تعصب اور اس کی ہر حالت میں مدد کرنا تھا، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ربّ کریم نے اسکی سخت مذمت کی ہے۔

۹۱۔

مشرکین کے مذہب میں کسی شخص کو دوسرے شخص کے جرم میں پکڑنا جائز تھا اس کی تردید میں فرمانِ باری تعالیٰ ہوا کہ:

﴿.....ولا تزر وازرة وزر اخرى.....﴾

”کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم میں سزاوار نہیں۔“

-۹۲

کسی نسب میں عیب نکالنا بھی جاہلیت کی ترکہ ہے جیسے کہ ایک دفعہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص کی والدہ کے بارے میں یہ کہا تھا کہ:

یا بن سوداء

اے کالی ماں کے بیٹے؟

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ غصے میں آگئے اور فرمایا کہ:

اعیرتہ بامہ انک امرء فیک جاہلیۃ °

ترجمہ: تو نے اس کو اس کی ماں کے بارے میں عار دلائی ہے۔ ابھی تمہارے اندر جاہلیت کی بو موجود ہے۔ (متفق علیہ)

-۹۳

بیت اللہ شریف کی تولیت پر فخر کرنا مشرکین کی عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ بایں الفاظ ان کی مذمت کرتا ہے۔

﴿مُسْتَكْبِرِينَ ۖ عَلَيْهِ سَمَرًا تَهْجُرُونَ﴾

ترجمہ: وہ سرکشی کرتے، کہانیوں میں مشغول ہوتے اور بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔

(المؤمنون--۶۷)

-۹۴

انبیاء کرام کی اولاد ہونے پر فخر کرنا، اس زعمِ باطل پر ربِّ کریم ان کو یوں متنبہ فرماتا ہے:

﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ﴾

ترجمہ: کہ یہ جماعت گزر چکی، ان کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔
(البقرۃ-۱۳۴)

-۹۵

صنعت و حرفت پر فخر کرنا جیسے دواہم تجارتی سفر کرنے والوں نے کھیتی ناڑی کرنے والوں پر اپنی برتری کا اظہار کیا۔

-۹۶

دنیا اور اس کی زیب و زینت کی عظمت مشرکین کے دلوں پر چھا گئی تھی، اللہ تعالیٰ ان کا قول یوں نقل فرماتا ہے کہ:

﴿لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرِيبَيْنِ عَظِيمٍ﴾

ترجمہ: یہ قرآن ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟
(الزخرف-۳۱)

-۹۷

اللہ تعالیٰ پر رعب ڈالنا بھی ان کی ایک بہت بڑی حماقت تھی، جیسے مسئلہ ۹۵ میں ذکر ہوا۔

-۹۸

فقراء اور مساکین کو حقیر سمجھنا مشرکین کی عام عادت تھی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ سے یوں مخاطب ہو کہ:

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾

ترجمہ: اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اور اس کی ذات کے طالب ہیں، ان کو (پاس سے) مت نکالو۔ (الانعام: ۵۲)

۹۹۔

مشرکین عالم، انبیاء کرام کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کو اخلاص سے تہی دامن اور دنیا دار ہونے کا طعنہ بھی دیا کرتے تھے۔ رب کریم نے فرمایا کہ:

﴿ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ﴾ [الانعام: ۵۲]

ترجمہ: ان کے حساب کی جواب دہی تم پر کچھ نہیں۔

۱۰۰۔

فرشتوں کا انکار۔

۱۰۱۔

انبیاء کرام کا انکار۔

۱۰۲۔

کتب سماویہ کا انکار۔

۱۰۳۔

اللہ تعالیٰ کے احکام نے روگردانی۔

۱۰۴۔

قیامت کا انکار۔

۱۰۵۔

اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے انکار۔

۱۰۶۔

انبیاء کرامؑ نے قیامت کے بارے میں جو پیش گوئیاں فرمائیں، ان میں سے بعض کا انکار۔ اللہ تعالیٰ مشرکین کی اس خصلت سے آگاہ فرماتا ہے کہ:

﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاءِئِهِ﴾

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی آیات اور اس کی ملاقات سے انکار کیا تھا۔
اللہ تعالیٰ کے مالکِ یومِ الدین ہونے کی نفی، نیز فرمانِ خدا کہ لا بیع فیہ ولا خلة ولا شفاعۃ کی تکذیب بھی مشرکین کے عقائدِ باطلہ می سے ہے۔

۱۰۷۔

جنت اور طاعت پر ایمان لانا ان کا اصول تھا۔

۱۰۸۔

مشرکین کے دین کو مسلمان کے دین پر فضیلت دینا اہل جاہلیت کا عام دستور تھا۔

۱۰۹۔

حق کو باطل کے ساتھ گڈ گڈ کرنا۔

۱۱۰۔

حق کو جانتے ہوئے چھپانا۔

۱۱۱۔

مشرکین کا گمراہ گن اصول ایک یہ بھی تھا کہ وہ بغیر علم کے بہت سی بیہودگیاں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔

۱۱۲۔

حق کو جھٹلانے کے بعد ان کے اقوال و افعال میں واضح تضاد پیدا ہو گیا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ﴾

ترجمہ: بلکہ جب ان کے پاس حق آ پہنچا تو انہوں نے اس کو جھوٹ سمجھا، سو یہ ایک الجھی ہوئی بات میں ہیں۔

(ق - ۵)

۱۱۳۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ بعض احکام پر ایمان اور بعض سے انکار۔

۱۱۴۔

انبیاء کرام کے درمیان تفریق کرنا۔

۱۱۵۔

بغیر علم کے انبیاء کرام کی مخالفت کرنا۔

۱۱۶۔

سلفِ اُمت کی اطاعت کا دعویٰ لیکن اعمال و کردار میں اُن کی مخالفت کرنا۔

۱۱۷۔

جو لوگ انبیاء کرام پر ایمان لے آتے انہیں اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکنا۔

۱۱۸۔

کفر اور کافروں سے محبت کرنا۔

۱۱۹۔

پرندوں کو اڑا کر فال لینا۔

۱۲۰۔

زمین پر خطوط وغیرہ کھینچ کر فال لینا۔

۱۲۱۔

فال بد لینا۔

۱۲۲۔

کاہن بننا یا کاہن کے پاس جانا۔

۱۲۳۔

کسی بھی طاغوت کے پاس فیصلہ لے جانا۔

۱۲۴۔

لوٹھی اور غلام کے نکاح کو برا سمجھنا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ °

الحمد لله! کہ مسائل الجاہلیہ کا اردو ترجمہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ ہجریہ موافق ۱۱ دسمبر
۱۹۷۸ء صبح ۹/۲ بجے مکمل ہوا۔

عطا اللہ ثاقب

